نمبر ۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم :- اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۱ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ - ۲۶ وفا ۱۳۴۹ ہش - ۲۶ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ وفا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل رات پونے دس بجے راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور کل پونے دس بجے صبح ایبٹ آباد سے روانہ ہوکر پونے بارہ بجے دوپہر بخیریت راولپنڈی پہنچے۔ حضور نے مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب کے مکان بیت السلام میں قیام فرمایا۔ دوپہر کا کھانا بھی مع قافلہ یہیں تناول فرمایا اس کے بعد حضور نماز جمعہ کے لئے احمدیہ مسجد نور تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تمام انسانوں کو وحدتِ اسلامی میں منسلک کرنے اور انہیں زندہ خدا سے روشناس کرانے کا انتظام فرمایا ہے۔ یہی وہ عظیم الشان کام ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس کام کی سرانجام دہی کے لئے ہر طرح کی مالی اور جانی قربانیوں کے علاوہ یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہم ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔

نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور نے سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر واپس بیت السلام تشریف لے گئے۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور ایبٹ آباد روانہ ہوگئے۔

حضور کی راولپنڈی تشریف آوری کے موقع پر مقامی احباب نے اپنے امیر صاحب کی سرکردگی میں راولپنڈی سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر پہنچ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ واپسی پر بھی بہت سے مقامی احباب واہ تک حضور کو الوداع کہنے کے لئے گئے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

● حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی اِن دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں ان کے تازہ مکتوبِ گرامی سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی طبیعت اکثر اچھی نہیں رہتی ضعف کا دورہ تو ربوہ سے بھی زیادہ آجکل ہو رہا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر صحت و سلامتی کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین ۔

● کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے بیعت کی اہمیت اور اس کے تقاضوں پر روشنی ڈالی ۔

"نُصرت جہاں ریزرو فنڈ"
کے
صفِ چہارم کے مخلصین کے لئے حضور ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے مخلصین کو چار صفوں میں منقسم فرمایا ہے :-

صف اوّل :- پانچ ہزار یا اس سے زائد رقم ادا کرنے والے۔

صف دوم :- دو ہزار سے ۴۹۹۹ روپے تک رقم ادا کرنے والے۔

صف سوم :- پانچ سو سے ۱۹۹۹ روپے تک " " "

صف چہارم :- پانچ سو روپے سے کم ادا کرنے والے۔

صف چہارم کے مخلصین کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"جو احباب پانچ سو سے کم رقم دینا چاہیں ۔۔۔۔ وہ حسبِ توفیق جو رقم بھی دینا چاہیں براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مد میں جمع کرا دیں اور جوں جوں خدا تعالیٰ توفیق دیتا جائے وہ اِس مد میں رقم جمع کراتے جائیں اور خزانہ سے رسید حاصل کرتے رہیں۔ انہیں چاہیئے کہ جب بھی وہ کوئی رقم اس میں جمع کرائیں تو اس کی اطلاع مجھے ضرور دیں تاکہ مَیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ مَیں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔"

ایسے احباب کے لئے جنہوں نے ابھی تک اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق نہیں پائی لمحہ فکریہ ہے! انہیں چاہیئے کہ جو بھی ان کی استطاعت میں ہے اس مبارک تحریک میں پیش کرتے رہیں اور اس کی اطلاع حضور کو دے کر حضور کی خاص دعاؤں سے حصہ لیں ۔

سمیع اللہ سیال
سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ وفا ۱۳۴۹ ہش

آئینہ کمالاتِ اسلام (حصہ اردو)

(۷)

اس خیال کا یہ اثر ہؤا کہ علامہ اقبال مرحوم نے بھی الہام کی یہی توجیہہ کی ہے کہ انسان کی طفولیت میں فطرت کی گہرائیوں سے گھڑے گھڑائے اصول ملتے ہیں۔ قرآن کریم اور سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ وہ عہد ختم ہو چکا ہے۔ اب انسان آزاد ہے کہ وہ خود غور و فکر سے ایسے اصول اور طریقے نکالے جو زندگی میں اس کی اور دوسروں کی رہنمائی کریں۔

"Now during the minority of mankind Psychic energy develops, what I call prophetic consciousness a mode of economising individual thought and choice by providing ready-made judgments, choices and ways of action. With the birth of reason and critical faculty, however, life in its own interest, inhibits the formation and growth of non-rational modes of consciousness through which psychic energy flowed at an earlier stage of human evolution ..... In Islam prophecy reaches its perfection in discovering the need of its own abolition, This involves the keen perception that life cannot for ever be kept in leading strings; that in order to achieve full self-consciousness man must finally be thrown back on his own resources".

(Six Lectures Sir Muhammad Iqbal, 1930, Pg. 175 - 176)

"نوع انسان کے طفولیت کے دور میں انسان کی نفسیاتی قوت نے شعور نبوت کی صورت اختیار کر لی جس کا مقصد یہ تھا کہ انفرادی خواہشات اور خیالات کے بے جا استعمال کو بنے بنائے فیصلوں اور مجوزہ راہ عمل کے ذریعہ روک دیا جائے ـــ مگر انسان کی فہم و ادراک اور نظر و فکر کی قوتوں کے ظہور کے بعد زندگی نے اپنے ہی فائدہ کے لئے ان تمام غیر معقول راستوں کا سدِّ باب کر دیا جن کے ذریعہ ارتقائے انسانی کی ابتدائی منزل میں شعور نبوت کا ظہور ہؤا کرتا تھا۔ اسلام میں نبوت اس لئے تکمیل کو پہنچی ہے کہ وہ خود اپنے ختم ہونے کی ضرورت کو معلوم کر رہی ہے۔ اس میں یہ نکتہ پنہاں ہے کہ زندگی کو ہمیشہ قیود کا پابند نہیں رکھا جا سکتا اور ضروری ہے کہ کامل طور پر شعور ذات حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنی ذاتی قوتوں پر چھوڑ دیا جائے۔"

ص

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لاجواب ہو جائے

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

شروع سال کی بات ہے ایک شب حالتِ خواب میں یہ شعر میری زبان پر جاری ہؤا۔ آنکھ کھلی پھر ذرا جھپکی تو پھر یہی شعر زبان پر تھا پھر ایسا ہؤا تین بار تو ضرور بار بار یہی کہتی رہی اور اپنی آواز سے ہی آنکھ کھلتی رہی۔ اُٹھ کر اسی صبح دوسرا شعر ساتھ لگایا پھر دو اور کہے کہ چار تو ہو جائیں اس سال ہی الفضل میں شائع کر دیں۔ مبارکہ

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لاجواب ہو جائے

قُربِ رحمت مآب حاصل ہو
وصلِ عالی جناب ہو جائے

دِل کے مالک پکار سُن دل کی
ہر دعا مُستجاب ہو جائے

بادِ رحمت سے اُڑ کے ہر غم و فکر
ایک بُھولا سا خواب ہو جائے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں

۱۶، ۱۷، ۱۸ - اخاء ۱۳۴۹ ہش
۱۶، ۱۷، ۱۸ - اکتوبر ۱۹۷۰ ء

منظور فرمائی ہیں۔ تمام قائدینِ مجالس ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ص یہی وہ خیال ہے جو یورپ میں الٰہیات کے متعلق شروع ہؤا جس کو سر سیّد مرحوم نے اپنایا اور علامہ اور دیگر لوگوں نے اختیار کر لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس خیال سے مذہب کی الٰہی بنیاد ہی گر جاتی ہے اور انسان ہی انسان رہ جاتا ہے جو موجودہ الحاد کی منتہائے مقصود ہے۔

(باقی)

اسلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان

عبداللہ آتھم کی عبرتناک موت

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مربی سلسلہ)

آج سے چوہتر سال قبل ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ڈپٹی عبداللہ آتھم موت کا شکار ہوا۔ اس کی موت نے ثابت کر دیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور اسلام کا خدا زندہ، قادر اور مجیب الدعوات ہے اور عیسائی مذہب مُردہ اور عیسائیوں کا خدا عاجز اور مُردہ ہے۔

عبداللہ آتھم ۱۸۲۸ء میں انبالہ میں پیدا ہوا۔ ۲۸ مارچ ۱۸۵۳ء کو کراچی میں اس نے عیسائیت اختیار کی۔ اس موقعہ پر اس نے اپنا نام آتھم (آتھم یعنی گنہگار) رکھا۔ اول بطور تحصیلدار تعینات ہو کر جنڈیالہ، ترن تارن اور تحصیلوں میں کام کیا۔ اس کے بعد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کیا گیا اور سیالکوٹ، انبالہ اور کرنال کے اضلاع میں کام کیا۔

عبداللہ آتھم عیسائیت کا پرجوش منّاد تھا۔ اسلام کے خلاف اس کی زبان اور قلم دونوں وقف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں اپنی کتاب "اندرونہ بائیبل" میں دجال کا لفظ بھی اس نے استعمال کیا تھا۔ اس کو اپنی قابلیت پر ناز تھا اور عیسائی مشنریوں میں بھی اس کی شہرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امرتسر میں جو مباحثہ "صداقت اسلام اور عیسائیت" پر ہوا۔ اس میں عیسائیوں کی طرف سے عبداللہ آتھم کو مناظر منتخب کیا گیا۔

یہ مباحثہ ۲۲ر مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ر جون ۱۸۹۳ء تک پندرہ روز ہوا۔ اس میں اسلام کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ یہ مباحثہ اسلام کی صداقت کا ایک زندہ اور تابندہ ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نہایت کامیاب اور فاتحانہ شان کے ساتھ مدافعت فرمائی۔ اور عیسائی عقائد کو کھوکھلا اور بے بنیاد ثابت کر کے دکھایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دلی خواہش تھی کہ عیسائیوں پر اس منقولی اور معقولی رنگ کی اتمام حجت کے علاوہ روحانی مقابلہ میں بھی حجت پوری ہو تاکہ آسمانی فیصلہ کے ذریعہ دنیا اسلام کی صداقت کی گواہ بن جائے۔

چنانچہ حضور نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع سے دعائیں کیں۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو حسب ذیل نشان عطا فرمایا۔ جس کا اعلان حضرت اقدس علیہ السلام نے مباحثہ کے آخری دن یعنی ۵ر جون ۱۸۹۳ء کو میدان مباحثہ میں فرمایا:۔

"اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے! اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی۔"

پھر حضرت اقدس علیہ السلام نے عبداللہ آتھم صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے منشاء کے موافق کامل پیشگوئی اور خدا کی پیشگوئی ٹھہرے گی یا نہیں ٹھہرے گی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے بارے میں جن کو "اندرونہ بائبل" میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائے گی یا نہیں ہو جائے گی۔"

اس پیشگوئی کو سن کر اس بھری محفل میں ڈپٹی عبداللہ آتھم کا رنگ فق ہو گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا اور ہاتھ کانپنے لگے۔ اور اس نے زبان نکالی اور دونوں ہاتھ کانوں پر دھر لئے اور ہاتھوں کو مع سر کے ہلانا شروع کیا جیسے ایک ملزم خائف اپنے الزام سے سخت انکار کر کے توبہ اور انکسار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور بار بار زبان سے کہتا تھا توبہ! توبہ! میں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دجال نہیں کہا۔

رجوع الی الحق!

عبداللہ آتھم نے رجوع تو اسی وقت کر لیا تھا جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۵ر جون ۱۸۹۳ء کو پیشگوئی کا اعلان فرمایا تھا۔ اس وقت اس نے حاضرین کے روبرو زبان نکال کر اور کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دجال نہیں کہا۔

اس کے بعد اس پیشگوئی کا ہیبتناک اثر مستقل طور پر اس پر طاری ہو گیا اور اسے دیوانہ سا بنا دیا۔ اسے نظر آنے لگا کہ ایک سانپ ہے جو ہر وقت اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے کہ اسے ڈسے اور جس سے وہ کسی وقت محفوظ نہیں ہے۔ مگر درحقیقت یہ سانپ اس کے تخیلات کا نتیجہ تھا جس کو دوسرے کسی بھی گھر کے فرد نے نہیں دیکھا۔ آخر وہ سانپوں والی جگہ سے بھاگا اور لدھیانہ اپنے داماد کے پاس چلا گیا مگر وہاں بھی اس کو امن نصیب نہ ہوا۔ وہاں اسے ایسا نظر آتا تھا کہ گویا مسلح آدمی کبھی پیدل اور کبھی سوار کوٹھی کے احاطہ میں گھس آتے ہیں اور اسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی خیال سے وہ اکثر رویا کرتا۔ خوف، بے چینی اور سراسیمگی بڑھتی ہی گئی اور باوجود پولیس کے ہر وقت پہرہ کے وہ کوٹھی اسے ڈراؤنی معلوم ہونے لگی۔ وہاں سے وہ بھاگ کر فیروزپور اپنے دوسرے داماد کے پاس پہنچا۔ وہاں بھی اسے وہی جان کا خوف دامنگیر رہا اور نیزوں اور تلواروں سے مسلح آدمی اسے نظر آتے اور خوف اور ڈر کے مارے وہ اچانک چلا اٹھتا اور پولیس والوں اور گھر کے افراد کو حیرت میں ڈال دیتا کہ آدمی کہیں نظر نہیں آتا یہ اسے ہو کیا گیا ہے۔

غرض انہی وجوہ سے آتھم صاحب کو لدھیانہ بھی چھوڑنا پڑا۔ حقیقت میں سب کچھ جو اُسے نظر آتا تھا وہ اُسی کے پُرخوف تخیلات کا نتیجہ اور اسی کے دہشت زدہ دماغ کے تمثلات تھے اور وہی حق کا رعب اور پیشگوئی کا خوف تھا جو اندر ہی اندر اس کو کھا رہا تھا۔ ورنہ اگر کوئی ظاہری حملہ آور ہوتا تو قانونی چارہ جوئی کر کے اس کو پکڑوایا جاتا۔ مگر ظاہر سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ اس پر کوئی قانونی چارہ جوئی ہو سکتی تھی اور نہ کی گئی۔ غرض پیشگوئی کی ہیبت اسکے رونئیں رونئیں میں سرایت کر گئی۔

اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ عبداللہ آتھم جو ہمیشہ اسلام کے خلاف زہر اُگلا کرتا تھا ایسا چُپ ہُوا کہ اس پندرہ ماہ کے عرصہ میں کبھی ایک لفظ بھی نہ زبان سے کہا نہ قلم سے لکھا اور مُردہ کی طرح خاموش ہو گیا۔ اس کے دل کا اطمینان اس سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔

الغرض اس کے خوف و حزن اور بے چینی اور بے قراری کو دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ اس نے اپنی پہلی روش کو بالکل چھوڑ دیا ہے اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی کی شرط کے مطابق اس کو مہلت دی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام آتھم کے رجوع الی الحق کی اطلاع دی اور فرمایا:۔

"اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی هَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔"

یعنی اللہ تعالےٰ نے آتھم کے ہم و غم اور پریشانی پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی۔ اور خدا تعالےٰ کی یہی سنت ہے اور ربانی سُنّتوں میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ یعنی یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک بندہ اس قدر غم اور بے قراری میں مبتلا ہو اور خدا کے عذاب سے اس قدر ڈرے اور دل میں حق کی طرف اس قدر رجوع کرے پھر بھی عذاب اس پر وارد کر دیا جائے۔ یہ خدا کی سنتِ قدیمہ کے خلاف ہے۔

پس آتھم صاحب نے پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اُٹھایا اور اُن کو مہلت ملی۔ اس حالت میں فتح یقیناً اسلام کی ہوئی۔ کیونکہ پیشگوئی کی شرط نے اپنی صداقت کا اثر دکھایا اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی۔

یہ تو مسٹر عبداللہ آتھم کا حال ہوا۔ مگر اس کے باقی رفیق بھی جو "فریق بحث" کے لفظ میں داخل تھے اور "جنگ مقدس" کے مباحثہ سے تعلق رکھتے تھے اُن میں سے

کوئی بھی ہاویہ کے اثر سے خالی نہ رہا اور ان سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہاویہ کا مزہ دیکھ لیا۔ چنانچہ

۱۔ اول خدا تعالیٰ نے پادری رائٹ کو لیا جو اس جماعت کا سرگروہ تھا۔ اس کی موت سے ڈاکٹر مارٹن کلارک اور دوسرے عیسائیوں کو سخت صدمہ ہوا۔ اور اس کی موت پر امرتسر کے گرجے میں جو جلسہ ہوا اس میں اس کی موت پر افسوس کا اظہار ان پُر درد الفاظ میں کیا گیا کہ:۔

"آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی ہم پر چلی۔ اس کی خفیہ تلوار نے بے خبری میں ہم کو قتل کیا۔"

۲۔ ڈاکٹر یوحنا جو مباحثہ کا بانی مبانی تھا اور خاص جنڈیالہ میں جہاں سے مباحثہ کی ابتداء ہوئی تھی رہتا تھا میعاد کے اندر مر گیا۔ ڈاکٹر یوحنا عیسائیوں میں اعلیٰ رکن سمجھا جاتا تھا۔

۳۔ لاہور میں پادری فورمین موت کا شکار ہوا۔

۴۔ پادری تھامس ہاول سخت بیماری میں مبتلا رہا جس نے اسکو قریب المرگ پہنچا دیا۔

۵۔ پادری عبداللہ بھی سخت بیماریوں کے بعد ہاویہ میں گرایا گیا۔

۶۔ پادری عماد الدین کے گلے میں ہمیشہ کے لئے لعنتوں کا طوق پڑ گیا۔ یہ پادری اپنے آپ کو مولوی قرار دیتا تھا اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر معترض تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب نور الحق عربی میں تصنیف فرمائی اور عماد الدین اور دیگر تمام پادریوں کو اس کا جواب دینے کے لئے دعوت دی اور پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان فرمایا۔ اور فرمایا ورنہ وہ ایک ہزار لعنت کے مورد ہوں گے۔

مگر دوسرے پادریوں نے تو کیا سامنے آنا تھا خود پادری عماد الدین ایسا چُپ ہوا کہ بات تک مُنہ سے نہ نکلی۔ اور ایک ہزار لعنت قبول کر لینے میں ہی اپنی نجات سمجھی۔ یہ ذلت بھی پادریوں کے حصہ میں آئی۔

الوہیتِ مسیح کے عقیدہ میں تبدیلی

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس پیشگوئی کی پندرہ ماہ کی میعاد میں آتھم صاحب میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہوئی اور وہ یہ کہ پہلے تو وہ "الوہیتِ مسیح" کے مسئلہ پر بحث کرتے رہے تھے مگر اب انہوں نے اس عقیدہ سے ہٹ کر یہ اعلان کیا کہ:۔

"میں عام عیسائیوں کے عقیدۂ ابنیت و الوہیتِ مسیح کے ساتھ متفق نہیں۔"

(نور افشاں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء)

اس سے بڑھ کر رجوع الی الحق اور کیا ہو سکتا ہے کہ عقیدۂ ابنیت و الوہیتِ مسیح ہی پر تو پندرہ روز تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ امرتسر میں وہ بحث کرتا رہا۔ جب وہ اس سے متفق نہ رہا تو رجوع الی الحق کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

عبداللہ آتھم اور عیسائیوں پر اتمام حجت

جب پیشگوئی کی میعاد گزر گئی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کو پیشگوئی کی شرط کے مطابق رحم فرما کر مہلت دے دی تو عیسائیوں نے بڑی خوشی کا مظاہرہ کیا۔ امرتسر میں اس کو گاڑی میں بٹھا کر اس کا جلوس نکالا گیا۔ آتھم صاحب کی حالت نہایت افسردہ اور پژمردہ تھی اور فٹن میں ایسے بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے جیسے ایک لاش ہوتی ہے مگر دوسرے عیسائی شوخی سے مظاہرہ کر رہے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اظہار الحق ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک رسالہ "انوار الاسلام" شائع فرمایا اور مئی ۱۸۹۵ء میں اسی موضوع پر رسالہ "ضیاء الحق" تالیف فرمایا جن میں تفصیل سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا اور لکھا:۔

"خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے بتا دیا کہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اس کے وعدۂ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن بڑے ہاویہ یعنی موت سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔"

(انوار الاسلام ص۲)

اور آتھم کے رجوع الی الحق سے متعلق جو الہامات ہوئے تھے وہ اس رسالہ میں تحریر فرمائے اور قوی دلائل سے آتھم کے رجوع الی الحق ہونے کو ثابت کیا۔ پھر آپ نے پے در پے چار اشتہار شائع فرمائے جن میں اعلان فرمایا کہ اگر آتھم مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھا جائے تو اسکو ایک ہزار روپیہ دیا جائے گا۔ پھر دوسرے اشتہار میں اس انعامی رقم کو دو ہزار کر دیا اور تیسرے اشتہار میں تین ہزار اور چوتھے اشتہار میں چار ہزار کر دیا۔ اور قسم کے الفاظ یہ تھے کہ:۔

"پیشگوئی کے دنوں میں ہرگز میں نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا اور ہرگز اسلام کی عظمت میرے دل پر مؤثر نہیں ہوئی اور اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو اے قادر خدا ایک سال تک مجھ کو موت دے کر میرا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر۔"

(ضیاء الحق ص۱۴)

عیسائیوں نے اس قسم کے مطالبہ کے جواب میں یہ عذر پیش کیا کہ ہمارے مذہب میں قسم کھانا ممنوع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو اشتہار شائع کیا اور اس میں عیسائی لٹریچر سے مستند حوالے پیش کر کے بتایا کہ پطرس نے قسم کھائی، پولوس نے قسم کھائی، نبیوں نے قسم کھائی بلکہ خود مسیح نے قسم کھائی۔ خود آتھم بھی دو دفعہ قسم کھا چکا ہے جس کا شاہد سرکاری ریکارڈ ہے۔ اس اشتہار میں حضور نے تحریر فرمایا کہ:۔

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں یعنی اس کی موت کے دن۔"

ان تمام تقاضوں اور غیرت دلانے والے الفاظ میں قسم کے لئے آمادہ کرنے کے باوجود آتھم صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے اور قسم کھانے کا نام نہ لیا۔ بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کو اشتہار دیا اور اس میں اعلان فرمایا کہ:۔

"آتھم صاحب اگر قسم نہیں کھائیں گے تو اس انکار سے جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی باقی ماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا۔ ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوگا بلکہ انکار کے بعد جو ان کی بے باکی کی علامت ہے جلدی اس جہان سے اٹھائے جائیں گے۔"

اس آخری اشتہار کی اشاعت پر ابھی سات ماہ بھی نہیں گزرے تھے کہ آتھم صاحب قبر میں جا پڑے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عیسائیوں پر مزید اتمام حجت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں پر مزید حجت پوری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چیلنج دیا:۔

"اگر اب تک کسی عیسائی کو آتھم کے اس افترا (کہ اس پر چار حملے ہوئے تھے) پر شک ہو تو آسمانی شہادت سے رفع شک کرا لیوے۔ آتھم تو پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گیا۔ اب وہ اپنے تئیں اس کا قائم مقام ٹھہرا کر آتھم کے مقدمہ میں قسم کھا لیوے اس مضمون سے کہ آتھم پیشگوئی کی عظمت سے نہیں ڈرا بلکہ اس پر چار حملے ہوئے تھے اگر یہ قسم کھانے والا بھی ایک سال تک بچ گیا تو دیکھو میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے ہاتھ سے شائع کر دوں گا کہ میری پیشگوئی غلط نکلی۔ اس قسم کے ساتھ کوئی شرط نہ ہوگی۔ یہ نہایت صاف فیصلہ ہو جائے گا۔ اور جو شخص خدا کے نزدیک باطل پر ہے اس کا بطلان کھل جائے گا۔"

(انجام آتھم ص۱۵)

اس اعلان کے مشتہر ہونے کے بعد سب پادری دبک گئے اور کوئی بھی خدا کے شیر کے مقابلہ پر نہ آیا۔ اور اپنی شکست اور ذلت پر اور اسلام کی صداقت اور فتح عظیم پر مُہر لگا گئے +

درخواستِ دُعاء

مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواستِ دعا ہے (نور الدین خوشنویس ربوہ)

شادی بیاہ کے موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں کچھ رقم ادا کیجئے اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کریگا انشاءاللہ۔ (ناظر بیت المال آمد)

ریاست جموں وکشمیر میں اشاعت احمدیت مذہبی بیداری اور نئے دور کا آغاز

از محمد اسداللہ قریشی صاحب (مربی سلسلہ) کیمپ گلگت

(۲)

خواجہ عمر ڈار آسنور (علاقہ اسلام آباد) میں پھلوں کے تاجر مذہباً اہلحدیث اور اپنے گاؤں کے بڑے رئیس تھے آپ حج کی نیت سے ریاست سے روانہ ہوئے بمبئی پہنچ کر معلوم ہوا کہ راستہ بند ہے آپ واپس سیالکوٹ آئے۔ کیونکہ طاعون پھوٹ چکی تھی۔ حج کا راستہ بند ہو جانا اور طاعون کا پھوٹ پڑنا دونو مہدی و مسیح کی علامات ماثورہ میں سے تھے سیالکوٹ میں آپ کی ملاقات حضرت مولانا عبدالکریم رضی صاحب سے ہوتی اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مولوی صاحب کی تحریک پر آپ قادیان چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس میں شریک ہوگئے۔ درس رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تاکید پر مشتمل تھا۔ آپ اس درس سے اتنے متاثر ہوئے کہ وہیں بیعت کر لی اور اپنے بھائی سے زمین کا پرانا جھگڑا ختم کر دیا آپ کی روحانیت میں بڑا انقلاب آیا۔ خدا نے حج کرنے کی توفیق بھی دے دی۔ قرآن مجید بھی پڑھا اور کشمیر میں "تعلیم بالغان" کی بنیاد رکھی۔ آپ کی وجہ سے علاقہ میں احمدیت پھیل گئی۔ آسنور کا سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اور احمدیت ترقی کرتی گئی مستری فیض احمد صاحب رضی۔ حضرت میاں محمد دین صاحب جموی۔ خلیل الرحمن صاحب پنجیڑی ریاست جموں تحصیل بھمبر۔ میاں نادر شاہ صاحب بڈھانوں تحصیل راجوری مولانا محمد سرور شاہ صاحب (علاقہ مظفر آباد) سید فضل شاہ صاحب (دھرم پور) و کرم الٰہی صاحب (ایضاً) راجہ یار محمد صاحب ساکن کنا سید سیف اللہ شاہ صاحب تحصیل و ضلع اسلام آباد وغیرہم سب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بیعت کر لی تھی۔ مولوی محبوب عالم صاحب علاقہ کوٹلی نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت کے بعد پُرجوش مبلغ بن گئے۔ اصل میں آپ گجرات سے کشمیر میں آئے تھے اور درس و تدریس کا مشغلہ رکھتے تھے ان کے احمدی ہونے کے بعد ان کے شاگردوں میں سے بھی بہت سے لوگ احمدی ہوگئے۔ کوٹلی منکوٹ۔ چارکوٹ۔ سلواہ۔ درہ شیر خان بھابڑا وغیرہ میں بھی انہوں نے وعظ کر کے لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خوشخبری سنائی۔ ان کی تبلیغ سے ان دیہات میں بھی احمدیت آئی اور مذہبی بیداری پیدا ہوئی۔ آجکل ان علاقوں میں جماعتیں قائم ہیں۔ اس طرح مختلف علاقوں میں زمانہ مسیح موعود علیہ السلام ہی میں بہت سے اصحاب نے احمدیت قبول کر کے اپنے اپنے علاقہ میں بیداری پیدا کی۔ جن میں ستر کے قریب اصحاب مسیح موعودؑ کی فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا پہلا سفر کشمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ریاست میں تشریف آوری بھی اشاعت احمدیت میں ممد ہوئی۔

آپ نے کشمیر کا پہلا سفر یکم جولائی ۱۹۰۹ء میں کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اور حضرت مولانا سید سرور شاہ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ ۲۲ر اگست ۱۹۰۹ء تک کشمیر میں قیام پذیر رہے۔ آپ آسنور (تحصیل کولگام) بھی گئے۔ اور وہاں جلسے سے خطاب کیا اور اہم نصائح فرمائیں۔

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء)

اس سفر میں پہلی دفعہ آپ نے مظلوم کشمیری مسلمانوں کا حال بچشم خود دیکھا اور اسی دن سے ان حالات کو دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے تھے اور دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ کشمیریوں کے حقوق کے لئے حتی المقدور کوشش کرنا ضروری ہے آپ دعاؤں میں مصروف ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے وقت کے انتظار میں رہے نیز قادیان واپس آتے ہی ان کشمیری طلباء کی طرف خاص توجہ دی جو مدرسہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم تھے جب آپ ۱۹۱۴ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو ان طلباء کے لئے تعلیمی وظائف مقرر فرمائے۔ اور اس طرح کثیر تعداد میں کشمیری طلباء تعلیم حاصل کرنے لگے اور یہ سلسلہ ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔ آپ کشمیر کے احمدیوں اور غیر از جماعت سرکردہ لوگوں کو بھی مشورہ دیتے رہے کہ وہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں طلباء کو بھجوائیں۔ ان کی تعلیم کی ذمہ داری ہم پر ہوگی۔

آسنور میں علاقہ کے رئیس خواجہ عمر صاحب ڈار نے آپ کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے تعلیمی ترقی کی طرف توجہ کی۔ ان کے بیٹے خواجہ عبدالرحمٰن صاحب نے بھی تعلیم بالغان کا سلسلہ جاری کیا اور علاقہ میں دورہ کر کے تعلیمی بیداری پیدا کی۔

کشمیر میں کسانوں کی حالت بڑی ابتر تھی خواجہ عبدالرحمان صاحب ڈار نے زمینداروں کی بھی تنظیم کی اور کسانوں کے حقوق کے لئے بڑی جدوجہد کی اس سلسلہ میں وہ حکومت کے معتوب بھی ہوئے مگر پرواہ نہ کی اور کام جاری رکھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے نوجوانوں نے تعلیم حاصل کی اور آئندہ کے انقلاب میں سرگرم حصہ لیا۔ انہی نوجوانوں میں مولوی محمد عبداللہ صاحب وکیل بھی تھے جو بعد میں آسنور سے سرینگر گئے اور وہاں وکالت شروع کی۔

درس القرآن کا اجراء سرینگر میں

مولوی محمد عبداللہ جو سرینگر میں مشہور مسلم وکیل تھے انہوں نے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے سرینگر میں قرآن مجید کے درس کا سلسلہ شروع کر دیا جس میں کثرت سے لوگ شامل ہوتے تھے۔ ان درسوں میں مولوی صاحب لوگوں تک ان امور کو پہنچاتے رہے جنہیں امام جماعت احمدیہ کشمیر میں سفروں کے دوران دہراتے اور انہیں ریاست کی ترقی کے لئے بنیادی امور قرار دیتے رہے تھے۔ یعنی اتحاد بین المسلمین اور تعلیمی ترقی اور اقتصادی استحکام۔ درس میں لوگوں کا اتنا ہجوم ہونے لگا کہ حکومت تک بات پہنچ گئی۔ حکومت کو درس القرآن کا یہ سلسلہ ناگوار گذرا اور پاس کی سڑک پر سامعین کی وجہ سے ٹریفک رک جانے کے بہانہ سے درس القرآن کا یہ سلسلہ حکماً بند کر دیا گیا۔

شیخ محمد عبداللہ صاحب بھی ان درسوں سے استفادہ کرنے والوں میں سے تھے اسی طرح دیگر بہت سے نوجوان ان درسوں سے ایمانی جذبہ اور ولولوں سے پُر ہو کر بیدار ہونے لگے جنہوں نے سیاسی حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ شیخ محمد عبداللہ اعتراف کرتے رہے ہیں کہ سیاسیات میں ان کے استاد مولوی محمد عبداللہ صاحب وکیل (احمدی) ہی تھے اور مولوی محمد عبداللہ صاحب وکیل کہا کرتے تھے کہ اگرچہ بچپن میں مرزا محمود احمد صاحب کو انہیں پڑھانے کا موقع ملا ہے مگر تحریک آزادی کشمیر کے سلسلہ میں اب مرزا صاحب ہی میرے استاد اور راہبر ہیں

جموں کے لیڈر چوہدری غلام عباس مرحوم بھی یہی کہتے تھے کہ "سیاسیات میں میرے استاد مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔ "کیونکہ تحریک کشمیر ۱۹۳۱ء کا منظم آغاز حضرت مرزا صاحب ہی کی بابرکت راہنمائی میں ہوا اور کشمیر کے لیڈر آپ کی راہنمائی میں کام کر کے ریاست میں انقلاب کا باعث بن گئے۔ ۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو حکومت آزاد کشمیر کی بنیاد بھی خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے مشورہ سے ہی رکھی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دوسرا سفر کشمیر

جون ۱۹۲۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مع خاندان دوسری دفعہ کشمیر تشریف لے گئے یکم جولائی جمعہ کی نماز ایک احمدی بھائی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر (سرینگر) کے مکان پر پڑھی گئی۔ نماز کے بعد پانچ اصحاب نے آپ کی بیعت کی۔ خطبہ و نماز حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی نے پڑھائی اور خلیفۃ المسیح کی ہدایت کے مطابق درس بھی دیتے رہے۔ یہ سوداگر بعد میں سرینگر کے میجسٹک ہوٹل کے مالک بنے

حضور مشاغل تصنیف میں مصروف رہے اور بیرونی احباب سے ملاقاتیں کرتے رہے پارسی فرقہ کے ایک بہت بڑے لیڈر نے آپ سے آکر ملاقات کی ہر جولائی ۱۹۲۱ء کو نامسوار کی جماعت نے آکر ملاقات کی۔ ۷ جولائی کو آپ نے نشاط باغ کی سیر فرمائی مولوی عبداللہ صاحب وکیل بھی آکر آپ سے کئی دفعہ ملے اور بابی ازم اور بہائیت سے متعلق گفتگو کرتے رہے اور حقیقت النبوت اور معیار نبوت پر بھی گفتگو ہوتی رہی۔ آس پاس کی جماعتیں ملاقات کو آتی رہیں۔

کشمیر میں قیام سے حضور کی صحت روز بروز اچھی ہوتی گئی ۱۹ر جون کو وزن کرایا تو صرف تین ہفتوں کے بعد آپ کا وزن چھ سیر بڑھ گیا۔ حضور نے نشاط باغ (کشمیر) کے راستہ میں ایک نظم بھی لکھی جو الفضل یکم اگست ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئی ہے۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۲۱ء کو حضور نے سید محمد صادق صاحب۔ برادر مولوی سرور شاہ صاحب رضی سیال محمد حسین صاحب خلف مستری محمد موسےٰ صاحب نے ملاقات کی نیز غلام حسین نے گلگت سے آکر ملاقات کی۔ موضع بندرپورہ سے ایک دوست غلام محمد بٹ صاحب نے آکر بیعت کی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فضل عمر درس القرآن کلاس

یکم اگست بروز ہفتہ شروع ہو رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز افتتاح فرمائیں گے انشاء اللہ

مسجد مبارک ربوہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس یکم اگست سے ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے۔ اس میں قرآن کریم کے پانچ پاروں کا درس ہوگا۔ ریاض الصالحین (مجموعہ احادیث نبویہ) کا ایک حصہ پڑھایا جائے گا۔ علم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتابیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام احمدیت کا بھی درس ہوگا۔ علماء سلسلہ کی تدریسی تقاریر ہوں گی۔ طلبہ کو تقریری مشق بھی کروائی جائے گی۔ سوالات کے جوابات بھی دئے جائیں گے۔ طالبات کے لئے پردہ کا انتظام ہوتا ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ طالبات کی رہائش اور تقریری مشق حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا اللہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کلاس کے پہلے روز اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

امراء صاحبان اور صدران جماعت ہائے احمدیہ نیز مربیان سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ خاص کوشش فرما کر ہر جماعت کی طرف سے نمائندہ یا نمائندے بھجوائیں۔ تمام طلبہ و طالبات کا یکم اگست سے پہلے ربوہ پہنچ جانا ضروری ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

ضروری اعلان

فضل عمر ماڈل ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک فزیکل ٹیچرس کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قواعد دی جائے گی۔ درخواستیں بنام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے صدر لجنہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔ انٹرویو موسمی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(ہیڈ مسٹرس)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ ماہ وفا (جولائی) آدھا گذر گیا ہے۔ اور بہت کم تعداد میں مرکز میں رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک مئی اور جون کی رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال کو ترجمہ بھی یاد کرائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک کے مطابق جو اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کر چکے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ ان آیات کا ترجمہ بھی یاد کریں۔ والدین اور عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ ایسے اطفال کو ترجمہ سکھانے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گذشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے۔ نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست ۷۰ء سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے کورس چار سالہ ہے معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ بہترین ماحول اور تعلیم ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات کالج اور ہوسٹل ودیگر طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے بجٹ ارسال کریں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو سال ۷۱-۷۰ کے بجٹ تشخیص کرنے کے لئے بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں تمام مجالس کی طرف سے ۱۵ اگست تک یہ بجٹ فارم فوری موصول ہو جانے چاہئیں۔ قائدین کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرا حقیقی بھتیجہ برخوردار محمد سلیم خان ولد غلام ربانی خان عمر تقریباً ۱۵ سال قد تقریباً ۵½ فٹ سفید رنگت ۱۷ ماہ جولائی سے گھر سے ناراض ہو کر لاپتہ ہے جس کسی دوست کو اس کا پتہ ہو یا ملے وہ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما دیں یا خود پہنچا دیویں۔ خرچ وغیرہ شکریہ کے ساتھ ادا کیا جاوے گا۔

غلام سرور خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم احسان اللہ ایم اے (پولیٹیکل سائنس) کا امتحان دے رہا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب فرمائے۔

(اہلیہ گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل)

۲۔ میرے خالو جان نصیر احمد صاحب ولد چوہدری کمال الدین صاحب احمدی ساکن چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ عرصہ سے ڈنمارک میں بیمار ہیں ان کے پیٹ میں پتھری تھی اپریشن ہو گیا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاص توجہ اور التزام سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (محمد نواز ٹی۔ آئی کالج ربوہ۔ ضلع جھنگ)

۳۔ خاکسار کی صحت کئی سالوں سے پیٹ درد اور جسم میں تھکاوٹ کی وجہ سے خراب چلی آ رہی ہے باوجود علاج کے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب صرف مولا پر ہی بھروسہ ہے۔ اسلئے احباب کرام دعا کریں۔ شافی مطلق اس عاجز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ مبارک احمد ظفر (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ زرگڑھی ضلع گوجرانوالہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی محمد رشید خان صاحب کا (ایف ای ایل ایل (قانون) کا امتحان ۲۰ جولائی سے شروع ہے احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (انیس احمد خان لاہور)

۵۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم سرور محمود ۵ روز سے تپ محرقہ بخار بیمار ہے احباب جماعت دردِ دل سے کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ زاہدہ پروین ربوہ

منافع مند جائداد برائے رہن

-/۳۰۰ روپے مستقل ماہانہ آمد کی جائیداد رہن رکھنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں

نعیم جنرل سٹور

رحمت بازار۔ ربوہ

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

(۲)

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق سنہ ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ دوست عطیہ جات دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۴ــــ۰۰
مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب	۵ــــ۰۰
مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب چک ۲۷۷ ر۔ب لائل پور	۵ــــ۰۰
" میاں فاروق احمد صاحب دتیال نگھال ضلع میرپور	۱۰ــــ۰۰
" ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲۰ــــ۰۰
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ	۲ــــ۰۰
" نور احمد صاحب مرتضٰے ربوہ	۲ــــ۰۰
مکرمہ ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ لاہور چھاؤنی	۳۰ــــ۰۰
مکرم شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ	۱۰ــــ۰۰
" مبشر احمد چوہدری صاحب کراچی ۲	۱۵ــــ۰۰
مکرمہ شوکت پروین صاحبہ منجانب ناناجان منشی عبدالحق صاحب کاتب مرحوم رضی اللہ عنہ	۵ــــ۰۰
" اہلیہ صاحبہ کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید مع بچگان ربوہ	۱۲ــــ۰۰
مکرم مبارک احمد صاحب تنویر ربوہ	۳ــــ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ ناصر احمد صاحب قریشی ڈویژنل انجنیئر محکمہ ٹیلیفون کراچی	۵ــــ۰۰
مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب کوئٹہ	۴۰ــــ۰۰
" مسٹر منیر احمد صاحب کراچی ۲۹	۵۰ــــ۰۰
مکرمہ صفت الرحمٰن صاحبہ و مکرمہ امۃ السلام صاحبہ ہوسٹل جامعہ نصرت	۱۰ــــ۰۰
مکرم خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۵ــــ۰۰
مکرمہ نصیرہ مجید صاحبہ لاہور	۵۰ــــ۰۰
محترم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	۵ــــ۰۰
مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ڈھاباں سنگھ	۶ــــ۰۰
" کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفرگڑھ شہر	۲۵ــــ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ طاہر احمد صاحب لکڑ منڈی روڈ کوئٹہ	۱۰ــــ۰۰

شکریہ احباب و درخواستِ دعاء

میرے چھوٹے بھائی منیرالدین احمد ابن ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی (آف ساکہ یوگنڈا مشرقی افریقہ) جو حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کا نواسہ تھا کی وفات پر بہت سی بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط ملے ہیں اور گھر پر بھی تعزیت کرنے والوں کی آمد کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اسی طرح ربوہ میں میری خالہ محترمہ استانی امۃ المنان ریحانہ صاحبہ ٹیچرس نصرت گرلز سکول ربوہ کے ہاں بھی تعزیت کے لئے بہنیں آ رہی ہیں۔

میرے لئے فرداً فرداً ان سب کے خطوط کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ ان سب بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں نیز درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ میرے ضعیف والدین (جو آجکل ساکہ یوگنڈا میں ہی مقیم ہیں) اور دیگر اعزا کو صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

(خاکسار لطیفہ طور بنت ڈاکٹر احمد دین صاحب پی اینڈ ٹی کالونی لاہور)

گمشدہ چھتری

کسی دوست نے مرزا صدرالدین صاحب ساکنہ مدینہ کالونی ڈاکخانہ والٹن سکول لاہور سے حضور کی افریقہ سے واپسی پر لاہور کے ہوائی اڈہ پر عاریتاً ایک چھتری لی تھی لیکن بوجہ ہجوم کی زیادتی کے وہ صاحب دوبارہ مرزا صاحب کو نہیں ملے جن صاحب کے پاس چھتری ہو وہ مذکورہ بالا پتہ پر مرزا صدرالدین صاحب کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر امور عامہ)

بعض اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جنوبی افریقہ کو اسلحہ فراہم نہ کیا جائے
برطانیہ کو پاکستان کا انتباہ

اسلام آباد ۲۲ جولائی۔ حکومت پاکستان نے برطانیہ کو متنبہ کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کو اسلحہ فراہم نہ کیا جائے یہ تنبیہ اس مکتوب کے جواب میں کی گئی جو برطانوی حکومت نے اس مسئلہ پر پاکستان کی رائے دریافت کرنے کے لئے ارسال کیا تھا یہ بات قابل ذکر ہے کہ برطانیہ کی نئی کنزرویٹو حکومت چند روز پیشتر جنوبی افریقہ کو برطانوی اسلحہ کی فراہمی پر پابندی ختم کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔

حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کو اسلحہ کی فراہمی کے بارے میں برطانیہ کے مراسلے کا جواب بھیجدیا ہے۔ جوابی مراسلے کا متن معلوم نہیں ہو سکا۔ تاہم باخبر ذرائع نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان نے جنوبی افریقہ کو اسلحہ فراہم کرنے کی شدید مخالفت کی ہے۔

دریں اثنا امریکہ نے جنوبی افریقہ کو اسلحہ فراہم کرنے کے برطانوی فیصلے سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اسباب کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ ایسے کسی فیصلے کا ساتھ نہیں دے سکتا جس کا مقصد جنوبی افریقہ کو ہتھیاروں کی ترسیل میں اضافہ کرنا ہو۔

سعودی عرب اور یمن میں سمجھوتہ ہو گیا

دمشق ۲۴ جولائی۔ جدہ ریڈیو کے مطابق سعودی عرب اور عوامی جمہوریہ یمن کے درمیان ۸ سالہ پرانا تنازعہ ختم ہو گیا ہے اور سعودی عرب سے معاہدہ امن پر دستخط کرنے کے لئے یمن کا ایک اعلیٰ اختیارات کا وفد سعودی عرب پہنچ گیا۔ جدہ کی بندرگاہ پر وفد کا سرکاری طور پر استقبال کیا گیا۔ گذشتہ آٹھ سال سے دونوں حکومتوں کے درمیان سرحدی تنازعہ چل رہا تھا۔

سعودی عرب کا تجارتی وفد آئندہ ماہ پاکستان آئیگا

کراچی ۲۴ جولائی۔ سعودی عرب کے ایوان صنعت و تجارت کا ایک بارہ رکنی وفد ۱۲ اگست کو پاکستان کے دورے پر کراچی پہنچ جائے گا۔ وفد کے قائد ایوان صنعت و تجارت جدہ کے صدر شیخ محمد العوانی ہوں گے۔ شیخ العوانی سعودی برآمدات کو فروغ دینے کے لئے پاکستان میں دس روز تک قیام کریں گے۔

★ سابق چیف جسٹس آف پاکستان ★
محترم جناب محمد منیر صاحب تحریر فرماتے ہیں
(تریاق سلیمانی)
چورن کھانے کی میز پر پڑی رہتی ہے
مزیدار ہے اور فائدہ بخش۔
المتار دواخانہ ربوہ

ہم حصول آزادی کیلئے جان پر کھیل جائینگے
— مرزا افضل بیگ —

سیالکوٹ ۲۴ جولائی۔ مقبوضہ جموں و کشمیر محاذ رائے شماری کے صدر مرزا افضل بیگ نے اعلان کیا ہے کہ تنازعہ کشمیر کا جائز اور منصفانہ حل رائے شماری اور صرف رائے شماری ہے مجاہد منزل سرینگر میں محاذ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست کے عوام کو رائے شماری سے کم کوئی تصفیہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ اس اجلاس میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے اس بیان پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ جو انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے دو روزہ دورے کے دوران ریاست کے مستقبل کے بارے میں دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔

پاکستان ایران اور ترکی ایٹمی طاقت کے میدان میں تعاون کرینگے

اسلام آباد ۲۴ جولائی۔ میثاق استنبول کے سیکرٹری جنرل مسٹر مسرت حسین زبیری نے کہا ہے کہ پاکستان ایران اور ترکی کے ایٹمی توانائی کے اداروں کے سربراہوں کا اجلاس اگلے سال ہوگا جس میں ایٹمی توانائی کے استعمال میں تعاون بڑھانے پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ سائنسی تحقیق کی ایک علاقائی مشاورتی کونسل قائم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ تینوں ملکوں کے درمیان سائنسی تحقیق میں تعاون کے میدان میں تعاون کا آغاز ہو چکا ہے۔

مسٹر زبیری نے یہ بات گذشتہ روز علاقائی تعاون برائے ترقی کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر ایک پیغام میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات سے ترکی پاکستان اور ایران کے وسائل کو یکجا کرنے اور علاقے میں فنی تعاون و ترقی کی رفتار تیزی سے برقرار رکھنے میں مدد مل رہی ہے۔

باہمی لڑائیاں اور فسادات کی وجہ مذہب نہیں ہے بلکہ مذہب پر عدمِ عمل ہے

ہر مذہب انسان کو بدیوں سے روکتا ہے اور اخلاقِ فاضلہ کی تعلیم دیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الماعون کی آیت اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"دین کے ایک معنے مذہب کے ہیں۔ مذہب بھی انسان کو اخلاقِ فاضلہ کی تعلیم دیتا ہے خواہ کوئی مذہب ہو۔ مذہب اپنی ذات میں بہت سی بدیوں کو روکنے والی چیز ہے اس میں سچے مذہب کی بھی کوئی شرط نہیں ہر مذہب انسان کو بدیوں سے روکتا ہے۔ بیشک لوگ کہتے ہیں کہ آپس کی لڑائیوں اور فسادات کی بڑی وجہ مذہب ہی ہے لیکن اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ لڑائیاں اور فسادات مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب پر عدمِ عمل کی وجہ سے ہیں۔ مثلاً سکھ مذہب کو ہی لے لو سِکھ مذہب کی بنیاد حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم پر ہے اور انہوں نے جو تعلیم دی اس میں یہی لکھا ہے کہ امن سے رہو۔ بنی نوع انسان پر رحم کرو اور فتنہ و فساد میں حصہ نہ لو۔ یہی حال ہندو مذہب کا ہے۔ جب انسان کسی مذہب کا پیرو ہوتا ہے تو گو وہ اسکی تعلیم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فتنہ و فساد میں حصہ لینے لگ جائے مگر کبھی نہ کبھی اسے خیال آجاتا ہے کہ مَیں غلطی کر رہا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئیے۔ عیسائی دنیا میں کتنا ظلم کر رہے ہیں۔ پانچ سو سال تک انہوں نے دنیا کو اس طرح غلامی کے پنجہ میں دبائے رکھا ہے کہ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی مگر انجیل میں تو یہی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تُو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھے ایک میل بیگار لے جانا چاہے تو تُو اس کے ساتھ دو میل چلا جا۔ عیسائی خواہ کتنا ظلم کریں جب کبھی کوئی عیسائی انجیل کو غور سے پڑھے گا اس کے دل میں ضرور رحم پیدا ہوگا۔ اور اسے یہ احساس ہوگا کہ مجھے لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئیے۔ ہندو مذہب کو لے لو اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم موجود ہے۔ مَیں نے خود وید پڑھے ہیں مَیں تو جب بھی انہیں پڑھتا ہوں مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ویدوں میں لغویات بھی ہیں۔ . . مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر ایسے شاندار طریق پر اس میں پایا جاتا ہے کہ اسے پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا دل زمین سے اونچا ہو رہا ہے بیشک اس میں اَور چیزیں بھی مل گئیں مگر اس کا ابتدائی منبع ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اور جو شخص بھی تعصب کو دُور کر کے ویدوں کا مطالعہ کرے گا اس کا دل روحانیت کے جذبات سے لبریز ہو جائے گا۔ یہی حال انجیل۔ تورات اور ژند واوستا کا ہے۔ پھر قطع نظر اس سے کہ کوئی مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا نہیں بغیر نیک تعلیم کے کوئی مذہب پھیل ہی نہیں سکتا کیا کوئی بھی مذہب دنیا میں ایسا ہے جس کی یہ تعلیم ہو کہ فریب کرو یا بدکاری کرو؟ ہندوؤں میں وام مارگی ایک ایسا فرقہ ہے جس میں بدکاری کو جائز سمجھا جاتا ہے مگر وہ مذہب نہیں بلکہ ایک فلسفہ ہے۔ وہ اپنے آپ کو کسی الٰہی کتاب کی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ الٰہی کتاب کا جھوٹا ترجمہ کرتے ہیں۔ مثلاً وید میں لکھا ہے نیکی کر تو وہ اس کا ترجمہ یہ کریں گے کہ بدکاری کر۔ مگر بہرحال یہ ایک فلسفہ ہے مذہب نہیں۔ مذہب کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ کوئی شخص دعوےٰ کرے کہ خدا نے مجھے یوں کہا ہے اور ایسی کوئی الہامی کتاب نہیں جس میں یہ تعلیم ہو کہ بدی کر۔ کوئی مذہب ایسی تعلیم دے ہی نہیں سکتا اِس لئے کہ اگر وہ ایسی تعلیم دیگا تو دنیا میں مقبول نہیں ہو سکے گا۔ مذہب ہمیشہ زمانہ کی رَو کا مقابلہ کر کے آگے بڑھتا ہے اور جب مذہب کا کام ہی یہ ہے کہ وہ عام رَو کے خلاف تعلیم دے تو وہ خلافِ فطرت تعلیم دے کر پھیل ہی کس طرح سکتا ہے۔ رسم و رواج تو اس کے پہلے سے ہی مخالف ہوتے ہیں اگر فطرت بھی اس کے خلاف ہو تو وہ چلے گا کس طرح۔ سچے مذہب کی مخالفت رسم و رواج و عادات بیشک کرتے ہیں اور سخت کرتے ہیں مگر چونکہ وہ فطرت اور عقل کے عین مطابق ہوتا ہے باوجود دنیا کی مخالفت کے وہ آخر جیت ہی جاتا ہے کیونکہ فطرت و عقل اس کی تائید میں ہر انسان کے دل میں بغاوت کرنے لگ جاتے ہیں"

تفسیر کبیر سورۃ الماعون
صفحہ ۲۹۰-۲۹۱

وقفِ جدید کے زیرِ انتظام

علاقہ نگرپارکر میں تبلیغِ اسلام کا نظام

احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاقہ نگرپارکر سندھ میں وقفِ جدید کے زیرِ اہتمام اس وقت ۱۲ مشن قائم ہو چکے ہیں جہاں وقفِ جدید کے معلمین باوجود سخت گرمی اور گوناگوں تکالیف کے شب و روز قرآن مجید کی تعلیم میں مشغول ہیں۔ اور نومبائعین صاحبان اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کی محبت میں ترقی کر رہے ہیں۔

اِس وقت پانچ افراد ایسے ہیں جنہوں نے ایک ایک مشن کا خرچ برداشت کیا ہوا ہے۔ ان کی فہرست قبل ازیں بغرض دعا شائع ہو چکی ہے۔ اگر دیگر احباب بھی اِس جہاد کی برکات میں حصّہ لیں خواہ وہ نصف اخراجات ادا کر کے حصّہ لے لیں تو اس عظیم الشان مہم کی کامیابی زیادہ نتیجہ خیز اور زیادہ مستحکم ہو سکے گی۔

ایک مشن کا خرچ اندازاً ۔/۱۳۵ روپے ماہوار ہے۔

اے ہمارے خدا! تُو آپ دلوں میں تحریک اور جوش پیدا کر۔ اور اپنے دین کو مضبوطی سے قائم کر دے۔ آمین۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

ہمارے کنٹریکٹر (ٹھیکیدار) حضرات توجّہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے کنٹریکٹر حضرات کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اُس میں سے ایک فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں۔"

ہمارے ٹھیکیدار حضرات سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا بابرکت ارشاد کے مطابق ممالکِ بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں حصہ لے کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

جامعہ نصرت کی طالبہ کی امتیازی کامیابی

جامعہ نصرت کی ایک طالبہ عزیزہ امۃ المصوّر بنت خان حبیب اللہ خاں صاحب کو مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کی طرف سے یکصد روپیہ کے انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ عزیزہ مذکورہ نے سوشل ورک کے مضمون میں یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے اور اردو کو ذریعہ امتحان بنایا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئین کرام جامعہ کی بیش از بیش ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ (پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵